رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں۔ ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کا تذکرہ اور ان کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے تحائف میں سرفہرست ایک کتاب ...... مدرس حرم نبوی حضرت فقیہ اعظم کے ...... "مکتوباتِ مدینہ" ...... کا تحفہ ہے۔ صاحبزادہ محبّ اللہ نوری صاحب نے اپنے والد گرامی کے ان مکتوبات کو جمع کر دیا ہے جو انہوں نے اپنے سفر وقیامِ مدینہ طیبہ کے دوران مختلف احباب و متعلقین کو ارسال فرمائے ...... بقول صاحبزادہ صاحب اگر چہ یہ مکاتیب قلم برداشتہ وارتجالاً لکھے گئے تاہم ان میں علم وادب کا ایک جہاں آباد ہے۔ ان مکاتیب کی تدوین کا بنیادی مقصد اس علمی وروحانی سرمایہ کو محفوظ کرنا ہے ...... تاکہ قارئین ان سے فیض یاب ہوتے رہیں ......

حضرت فقیہ اعظم مولانا نوراللہ بصیرپوری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے ان چند گنے چنے علماء میں شمار ہوتے ہیں جنہیں فقہ وفتاوی میں خداداد بصیرت ونصرت حاصل ہے۔ آپ نے اپنے فتاوی میں تیسیر کے پہلو کو ہمیشہ غالب رکھا اور ایسی فقہی جزئیات جن سے عوام تکلیف میں مبتلا ہوں ان میں آسانیاں پیدا فرمائیں ......

جس دور میں حضرت فقیہ اعظم مدینہ طیبہ تشریف لے گئے کیا خوب زمانہ تھا، ایک سنی حنفی عالم مسجد نبوی شریف میں سراجی اور رسالہ قشیریہ کا درس دے سکتا تھا اور آج تو لے بھی نہیں سکتا ...... ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ کے ایک خط میں اپنی اسی خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ...... الحمد للہ ہم مدینہ عالیہ میں مقیم ہیں اور رسالہ قشیریہ اور سراجیہ بھی زیر تعلیم ہیں .... پھر ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں ...... پرسوں سراجی ختم ہوگئی اب صرف رسالہ قشیریہ ہی پڑھ رہے ہیں اور صبح کا درس باقاعدہ شروع ہے۔ بہت اچھی رونق ہورہی ہے ......

نماز فجر کے بعد آپ کا حلقہ درس باب الرحمہ اور باب الصدیق کے درمیان جمتا تھا ...... اس بار جب راقم الحروف (شاہتاز) حاضر بارگاہ نبوی ہوا تو حسب معمول خوخہ صدیق اکبر میں

دوگانہ ادا کرنے پہنچا......سلام پھیر کر دعاء میں مشغول ہوا ہی تھا کہ یہ بات جو بھی صاحبزادہ صاحب سے یا علامہ تابش صاحب سے خود سنی تھی یاد آ گئی اور پھر اس جگہ کا اندازہ کر کے جہاں حضرت فقیہ اعظم تشریف فرما ہوا کرتے تھے کچھ دیر بیٹھ کر تلاوت کی اور دعاء مانگی کہ اس مقام پر جتنے اہل اللہ آئے ہیں ان سب کے تصدق سے اس نالائق کو کسی لائق فرمادے (شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا) حضرت فقیہ اعظم کا شام کو گنبد خضرا شریف کے سامنے درس بخاری شریف ہوا کرتا......ایک مکتوب میں حضرت لکھتے ہیں......ہاں ہم نے پرسوں یہاں صحیح بخاری شریف بطور تدریس فی الحرم الشریف تجاہ القبۃ الخضراء شروع کی ہے......مولانا تابش صاحب، حافظ منظور حسین صاحب، حاجی عبدالحق صاحب، مولوی عبدالستار صاحب..........(متعدد اسماء)......شامل درس ہیں، صبح چار بجے سے ساڑھے پانچ تک سبق ہوتا ہے......حضرت کے ایک شاگرد رشید حافظ منظور حسین نوری ان ایام کی یاد میں کہتے ہیں:......

مجھے ہیں یاد وہ دن جب دیار یار تھا میں تھا　　مدینہ عالیہ، شہر شہ ابرار تھا میں تھا،

وہ صدرِ محفلِ عرفاں ہے جن کا نام نوراللہ　　فقیہ اہل سنت حضرت علام نوراللہ،

مدینہ میں بھی ان کے فیض کے چشمے رہے جاری　　بخاری بھی پڑھی ان سے، سراجی بھی رہی جاری

پانچ سو سے زاید صفحات پر مشتمل اس کتاب میں کئی مقامات ایسے ہیں جن کے مطالعہ کے دوران آپ......دیدۂ تر......کی لذت سے آشنا بھی ہو سکتے ہیں۔پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ کتاب واقعی علم ومعرفت کی چاشنی سے لبریز ہے، صاحبزادہ صاحب نے اس کی لوح پہ یہ جملہ یونہی نہیں لکھا......کتاب کا ہدیہ درج نہیں ہم نے سنا ہے کہ صاحبانِ ذوق کو خانقاہ ودانشگاہ عالیہ بصیر پور شریف سے ہدیۃً بھی مل جایا کرتی ہے۔ملنے کا پتہ:..........دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا، ضیاء القرآن پبلیکیشنز کراچی ولاہور۔

ارمغانِ محبت، حضرت محب اللہ نوری صاحب کی طرف سے ملنے والا محبت بھرا ایک اور تحفہ ہے اور یہ نعتیہ کلام پر مشتمل آپ کے ایک مجموعہ کا اضافہ شدہ ایڈیشن ہے......اس ایڈیشن پر ہمارے برادر مہربان دکتور علامہ محمد صحبت خان صاحب (پی ایچ ڈی) کا تبصرہ بھی ہے وہ لکھتے ہیں :......حضرت کا نعتیہ کلام بعنوان ارمغان محبت شائع ہو کر دلوں کو بھا گیا ہے، سادہ مگر دلربا ٹائیٹل مضبوط جلد، خوشنما کتابت وطباعت نے اس کے حسن کو مزید نکھار دیا ہے۔(قیمت درج نہیں، ملنے کا پتہ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑا، ضیاء القرآن پبلیکیشنز کراچی ولاہور۔)

ایک اور تحفہ صاحبزادہ سید دلدار علی شاہ صاحب کا اردن سے اقصیٰ تک کا سفر نامہ ہے، انبیاء کی سرزمین کا یہ سفرنامہ قبۃ الصخرۃ کے حسین سنہری گنبد کے نفیس ٹائیٹل کے ساتھ شائع ہوا ہے، اور آخری صفحہ (بیک ٹائیٹل) پر مسجد اقصیٰ کی اصل تصویر ہے۔تین سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں اردن و

فلسطین کے ان مقامات مقدسہ کا ذکر ہے جن کی زیارت سے صاحبِ کتاب مشرف ہوئے۔صاحبزادہ صاحب نے فلسطین کے نہ صرف ان مقدس مقامات کا ذکر کیا ہے جہاں وہ ۲۰۱۴ء میں تشریف لے گئے بلکہ اس کے تاریخی پس منظر اور موجودہ صورت حال کا نقشہ بھی کھینچا ہے۔آپ نے فلسطین کی سرزمین پر اس وقت موجود مبارک مقامات کی نشاندہی بھی کی ہے اور مقتدر فلسطینی شخصیات جارج حباش، لیلی خالد، محمد امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین، یاسر عرفات، ڈاکٹر محمود عباس، اسماعیل ہانیہ، وغیرہ...... کا ذکر بھی کیا ہے۔

کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ کاش ہم بھی فلسطین کا سفر کر پاتے مگر، ہمارے پاسپورٹ پر صاف لکھا ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے لئے کارآمد ہے سوائے اسرائیل کے ......اور فلسطین اسرائیل کے قلب میں واقع ہے، جب تک فلسطین کو مکمل طور پر آزادی نہیں مل جاتی ہم جیسے لوگ صرف سسکیاں لے سکتے ہیں، آہیں بھر سکتے ہیں اور روتے روتے نیند کی آغوش میں جاسکتے ہیں مگر اس سرزمین انبیاء واولیاء میں نہیں جاسکتے ......جس کا ماحول مبارک ہے۔(الذی بارکنا حولہ)

زیرِنظر کتاب میں ہماری دلچسپی کی دیگر باتوں کے علاوہ وہاں ہمارے سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم روحانی پیشوا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ، و خانقاہ، کا ذکر ہے ......وہ سرائے جہاں سینکڑوں صوفیاء نے آکر قیام کیا اور جس کی یادگار آج بھی فلسطین مقدس میں باقی ہے......

کتاب پر ملنے کا کوئی پتہ درج نہیں، البتہ دیوانِ حضوری سینٹر برطانیہ کا ایک ایڈریس دیا گیا ہے ہم خطہء پاکستان کے رہنے والے طلبگارانِ کتاب کے لئے ایک پتہ درج کئے دیتے ہیں: دیوان حضوری ایجوکیشنل کمپلیکس، آستانہ عالیہ قادریہ حضرت دیوان حضوری نزد سوہاوہ ضلع جہلم۔ای میل info@dewanehazoori.net فون برائے رابطہ 0333-5190644 قارئین محترم طلبِ صادق ہو تو بزرگانِ دین کے آستانوں سے بلا قیمت فیض ملتا ہے، کتاب پر کوئی ہدیہ درج نہیں......بطورِ فیض طلب فرمائیں......نہایت معلومات افزاء وفیض رساں ہے۔

دیوانِ حضوری سے ایک اور کتاب......تجدیدِ فکرِ دیوانِ حضوری......(حصہ اول) کا تحفہ بھی ملا، یہ ان علمائے کرام، مشائخ عظام، اور ارکانِ پارلیمنٹ کے خطابات کا مختصر سا مجموعہ ہے جو دیوان حضوری پر حاضر ہو کر شریک محافل ومجالس ہوئے، یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس آستانہ عالیہ پر ہر سال آئینِ مصطفیٰ کانفرنس منعقد ہوتی ہے اور یہ سلسلہ برس ہا برس سے جاری ہے، زیرنظر کتاب میں اس کانفرنس کے خاص خطابات بھی شامل ہیں۔یوں تو مقررین کی فہرست خاصی طویل ہے تاہم بعض اسمائے گرامی کا ذکر کیا جاتا ہے، علامہ السید یوسف ہاشم الرفاعی، سید علی الہاشمی، صاحبزادہ نعیم الرحمٰن نعیمی، پیر سید عارف شاہ گیلانی، صاحبزادہ دلدار علی شاہ صاحب، علامہ عبدالستار

خان نیازی، پیر سید برکات احمد شاہ صاحب، صاحبزادہ محمود احمد قادری، مفتی ظہور اللہ ہاشمی، علامہ اورنگ زیب قادری، قاری محمد عبداللہ سیالوی، پیر فضیل عیاض ہاشمی، پیر سید غلام نصیر الدین نصیر گولڑوی، ودیگران ....۱۶۲ صفحات پر مشتمل اس کتاب کا ٹائیٹل دیوان حضوری ایجوکیشنل کمپلیکس کی عمارت سے مزین ہے.....ہم ہندوستان کے پہلے عظیم مسلم پادشاہ شہاب الدین محمد غوری کے مقبرہ سے واپسی پر دیوان حضوری پہنچے تو دربار پر حاضری دی، اور عام مزارات کا سا ماحول پایا مگر جب باہر نکلے اور اس زیر تعمیر کمپلیکس کو دیکھا تو انتہائی خوشی ہوئی کہ پیر صاحب نے ماحول میں خاصا علمی رنگ شامل کردیا ہے۔اور یہاں ایک اسلامک ریسرچ سینٹر کا قیام عمل میں آچکا ہے۔جناب مولانا قاری عصمت اللہ صاحب نے ہماری رہنمائی کی اور ہم علمی تحائف لے کر واپس لوٹے جن میں ایک مجلّہ (دیوانِ حضوری) بھی ہے جو باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔زیرِ نظر کتاب کی مؤلفہ سعدیہ جبین شاہ ہیں جو مجلّہ دیوانِ حضوری کی ایڈیٹر بھی ہیں۔

یہیں سے ہمیں ایک مزید تحفہ.....سیرتِ محمدِ مصطفیٰ ﷺ......کا ملا جو پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف خان صاحب کی کاوش ہے۔یہ سیرت طیبہ پر مقالات کا مجموعہ ہے۔بعض مقالات کے عنوانات حسب ذیل ہیں، فہم سیرت کی نئی راہیں، خودی اور رحمۃ للعالمین اقبال کی نظر میں، تبرکات انبیاء، آئین مصطفیٰ ایک تڑپ، سیرتِ رسول اور حقوقِ انسانی، نظام مصطفیٰ، آئین اور طبقہ نسواں، آئین مصطفیٰ اور قائد اعظم، آئین مصطفیٰ اور تربیتِ اطفال، اقبال اور عشق رسول، ضیاء النبی کے فکری محاسن..........

کتاب پر درج ہدیہ ۱۵۰ روپے ہے اور کتاب درج ذیل پتہ سے منگوائی جاسکتی ہے ۔دیوان حضوری ایجوکیشنل کمپلیکس، آستانہ عالیہ قادریہ حضرت دیوان حضوری نزد سوہاوہ ضلع جہلم

مدت مدید کے بعد گزشتہ ماہ پاکپتن شریف، ملکہ ہانس، چیچہ وطنی، ساہیوال اور بوریوالہ کے نواحی علاقوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم جامعہ فریدیہ ساہیوال بھی ہو آئے اور علامہ ڈاکٹر مفتی مظہر فرید صاحب زیدمجدھم سے ملاقات کے نتیجہ میں حسب ذیل بیش قیمت تحائف سے مالا مال واپس لوٹے۔

اصولِ میراث،، اصول، منطق، فقہ استصلاح، فتوی وقضاء، اسلامی حکمتِ معاش، اسلامی تدبیر منزل، مقاصد شریعہ کی اساس نظریۂ مصلحت ، مقاصد الشریعہ، حفاظت دین، حفاظت نسل، حفاظت عقل، شریعت اسلامیہ میں مال کا حکم۔

علامہ ڈاکٹر محمد مظہر فرید شاہ صاحب جامعہ فریدیہ کے بانی ومہتمم اعلی حضرت علامہ پیر سید منظور احمد شاہ صاحب کے صاحبزادے ہیں، علوم اسلامی وعصری سے ماشاء اللہ حظِ وافر حاصل کیا ہے

اور اپنے والد گرامی کی قائم کردہ عظیم الشان دانشگاہ کے انتظامات بڑی خوش اسلوبی سے سنبھالے ہوئے ہیں ۔لکھنا پڑھنا ان کا مشغلہ ہے چنانچہ متعدد کتب و رسائل اب تک تصنیف فرما چکے ہیں مندرجہ بالا کتب ورسائل ان کی علم سے دلچسپی کا منہ بولتا ثبوت ہیں ۔ یہ تمام کتب دینی مدارس اور کالج ویونیورسٹی کے طلبہ وطالبات کے لئے انتہائی مفید ہیں ۔کتابیں حاصل کرنے کے لئے پتہ حسب ذیل ہے ۔جناب ناظم صاحب مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ جامع مسجد نورانی دسہرہ گراؤنڈ ساہیوال

ایک اور خوبصورت تحفہ جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان کی شائع کردہ کتاب ......توہین رسول اور اسلامی قوانین...... کا موصول ہوا ہے، جو حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السیف الجلی علی ساب النبی کا پہلا اردو ترجمہ ہے ......جمعیت اشاعت اہل سنت نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی اشاعت کتب ورسائل کے حوالہ سے ایک معتبر ومعروف نام ہے ہم بچپن سے اس ادارہ کے شائع کردہ رسائل پڑھتے چلے آرہے ہیں ۔حضرت علامہ جمیل احمد نعیمی صاحب کی سرپرستی اس ادارہ کو حاصل رہی ہے اوراس نے ہمیشہ علماء کرام کی قیادت میں طباعتی واشاعتی کام کیا ہے......بہت سا مثبت اسلامی لٹریچر یہ ادارہ اب تک مفت تقسیم کر چکا ہے ۔زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کے بارے میں ہمارے ایک نہایت مخلص محب ومہربان حضرت مفتی عطاء اللہ نعیمی شیخ الحدیث فرماتے ہیں کہ یہ کتاب اب تک ایک مخطوط تھی، علامہ عبداللہ نعیمی نے میری تحریک پر اس کتاب پر کام شروع کیا اور علامہ محمد عرفان صاحب ضیائی اور اراکین ادارہ نے اس میں بھرپور تعاون کیا اور اللہ تعالی کے فضل سے یہ کتاب طباعت کے لئے تیار ہوگئی اور علامہ ابوالبرکات صاحب کی تقدیم اور تعاون سے شائع ہوئی ۔مفتی محمد اعجاز صاحب نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اس طرح یہ کتاب عوام وخواص کے ہاتھوں تک پہنچ گئی......علامہ آصف اشرف جلالی صاحب اس کتاب کے بارے میں لکھتے ہیں :......یہ کتاب سیکولر دماغوں ، نام نہاد روشن خیالوں ، اوران سے متاثر لوگوں کے لئے ایک تریاق کی حیثیت رکھتی ہے ......اس میں قانون ناموس رسالت ۲۹۵ سی ، کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والوں کے لئے دندان شکن جوابات موجود ہیں ......تحفظ ناموس رسالت جیسے اہم فریضہ سے آگہی کے لئے ہر عاشق رسول کو بار بار یہ کتاب پڑھنی چاہئے......

۱۸۳صفحات پر مشتمل، خوبصورت رنگین ٹائیٹل کے ساتھ اس غیر مجلد کتاب کا ہدیہ درج نہیں، ملنے کا پتہ جمعیت اشاعت اہل سنت نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی